فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟

پانچواں فقہی سمینار منعقدہ: ۳-۶/ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۳۰/ اکتوبر-۲/ نومبر ۱۹۹۲ء، جامعۃ الرشاد، اعظم گڈھ

۱- شرکاء سمینار کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آیت مصارف زکوۃ [سورۂ توبہ: ۶۰] نے جن آٹھ مصارف میں زکوۃ کو محدود کردیا ہے ان میں وہ قطعی ہے، اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا جاسکتا، اور آیت مصارف زکوۃ [سورہ توبہ: ۶۰] میں مذکور آٹھ مصارف میں زکوۃ کا حصر حقیقی ہے اضافی نہیں ہے۔

۲- اس آیت میں مذکور "فی سبیل اللہ" کا مصداق عام شرکائے سمینار کے نزدیک غزوہ اور جہاد عسکری ہے، بعض شرکاء سمینار کا نظریہ یہ ہے کہ "فی سبیل اللہ" میں عسکری جہاد کے ساتھ وہ تمام کوششیں شامل ہیں جو آج کے دور میں واقعتاً دعوت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کی جارہی ہوں، ان حضرات کے نام یہ ہیں:

۱- مولانا شمس پیرزادہؒ

۲- مولانا ڈاکٹر سلطان احمد اصلاحیؒ

۳- ڈاکٹر عبد العظیم اصلاحی

شیخ محمد محروس المدرس عراقی کی رائے یہ ہے کہ "فی سبیل اللہ" کے مفہوم میں عموم ہے۔

۳- عام شرکاء سمینار کا خیال یہ ہے کہ دور حاضر میں دینی اور دعوتی کاموں کے لئے درکار سرمایہ کی فراہمی میں پیش آنے والی دشواری کے باوجود شرعاً اس کی گنجائش نہیں ہے کہ زکوۃ کے ساتویں مصرف "فی سبیل اللہ" کا دائرہ وسیع کرکے اس میں تمام دینی اور دعوتی کاموں کو شامل کرلیا جائے؛ کیونکہ قرون اولیٰ میں اس تعمیم وتوسیع کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، نیز ایسا کرنے سے مسلمانوں کے محتاج، نادار اور افلاس زدہ طبقہ کی مال زکوۃ کے ذریعہ کفالت جو زکوۃ کا اہم ترین مقصد ہے، فوت ہوجائے گا۔ اس نقطۂ نظر سے ان حضرات کا اختلاف ہے جنہیں دفعہ ۲ سے اختلاف ہے۔

☆☆☆